URDU
U.G-Sem-03
CC-07

11/05/20

غیاث احمد گدی کی افسانہ نگاری

بہ حیثیت افسانہ نگار

اردو ادب میں غیاث احمد کا مقام ممتاز و منفرد ہے۔ ان کی پیدائش 1928ء میں پٹنہ میں ہوئی اور ان کا انتقال 1986 میں ہوا

انہوں نے اپنے ادبی سفر کا آغاز 1945ء کے آس پاس کیا۔ ان کا تعلق ایسے برادری سے تھا جہاں علم و ادب سے دور دور تک واسطہ نہ تھا۔ انہوں نے ایسے ماحول میں پرورش پانے کے باوجود لکھنا پڑھنا سیکھا۔ جس وقت غیاث احمد گدی نے لکھنا شروع کیا وہ زمانہ ترقی پسند تحریک کا تھا لیکن غیاث احمد گدی نے خود کو اس تحریک سے بچائے رکھا۔

~~ان کے افسانے کی پہلی اشاعت ستمبر 1947~~

غیاث احمد گدی کا شمار منٹو، بیدی اور کرشن چندر جیسے عہد ساز افسانہ نگار کے زمرے میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن آزادی کے بعد کی نسل کے اردو افسانہ نگاروں میں قرۃ العین، انتظار حسین، انور سجاد، بلراج رام لعل جیسے رجحان ساز افسانہ نگاروں میں غیاث الدین احمد گدی کا بھی نام لیا جا سکتا ہے۔ غیاث احمد گدی کا شمار کامیاب افسانہ نگاروں میں کیا جا سکتا ہے۔

چالیس سال کے ادبی سفر میں شاید سو سے زیادہ افسانہ غیاث احمد گدی نے نہیں لکھا ہوگا۔ چالیس سال کے ادبی سفر میں صرف تین ہی افسانوی مجموعہ اردو ادب کو دے پائے۔ پہلا افسانوی مجموعہ "بابا لوگ" 1969ء میں منظر عام پر آیا۔ جس میں کل نو افسانے شامل ہیں

غیاث احمد گدی کا دوسرا افسانوی مجموعہ "1970ء میں
پرندہ پکڑنے والی گاڑی" منظر عام پر آیا۔ جس میں 16 سولہ
افسانے شامل ہیں۔

"1985ء میں ان کا آخری افسانوی مجموعہ "سارا دن دھوپ"
منظر عام پر آیا۔ اس میں بارہ افسانے شامل ہیں۔ اس میں اجتماعی
مسائل کو اٹھانے کی کوشش کی ہے۔

اردو ادب میں غیاث احمد گدی نے جتنے بھی افسانے
لکھے ان میں بہت سارے افسانے بالکل علامتی ہے۔ علامتی افسانہ
لکھنا بڑی مشکل کام ہے۔ لیکن اس میں کامیاب نظر آتے ہیں
یہی فن ~~بہت~~ ان کو ممتاز و منفرد مقام دلواتا ہے۔ لیکن علامتی
افسانہ بہت ضروری ہے۔

Scanned with CamScanner